REGD No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۷/۱۲ ۲۸ اخاء ۱۳۳۷ ہش ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ اکتوبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ ان دنوں حضور کی طبیعت نقرس کی تکلیف اور گزشتہ سال کی نسبت عام کمزوری زیادہ ہونے کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

معاہدۂ بغداد کے ملکوں کی بیس ۲۰ روزہ بحری مشقیں

یہ مشقیں ۲ نومبر سے بحیرۂ عرب میں شروع ہونگی۔ ان مشقوں کا اڈہ کراچی ہو گا

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ معاہدۂ بغداد کے ممبر ملکوں کی بیس روزہ بحری مشقیں اگلے اتوار سے شروع ہو رہی ہیں۔ ان مشقوں کا اڈہ کراچی ہو گا۔ یہ مشقیں شمالی بحیرہ عرب میں ہونگی۔ اور ۲ نومبر سے ۲۱ نومبر تک جاری رہیں گی۔ ان مشقوں کا مقصد یہ ہے کہ معاہدے کے ممبر ملکوں اور امریکہ کی بحری فوجوں کو مل کر کام کرنے کی تربیت دی جائے۔ امریکہ ان مشقوں میں شرکت کے لئے اپنے جہاز اور مبصر بھیجے گا۔

ان میں قافلے لے جانے اور آبدوز کشتیوں کی مشقیں شامل ہوں گی۔ پاکستان کی بحری فوج کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل چوہدری ان مشقوں کے کمانڈر ہوں گے۔

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کو بروز جمعہ و ہفتہ منعقد ہو گا۔ انصار اس میں کثرت سے شریک ہوں۔

قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

انصار اللہ کے اجتماع کیلئے ٹکٹ داخلہ

ربوہ کے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں داخلہ کے ٹکٹ ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر کو بروز بدھ و جمعرات ۸ بجے سے ۲ بجے بعد دوپہر تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے حاصل کر لیں۔ تا کہ بعد میں ٹکٹ حاصل کرنے میں دقت نہ ہو۔ قائمقام قائد عمومی

مسٹر ہمرشول کی رپورٹ پر سیاسی کمیٹی میں غور

نیویارک ۲۷ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی بین الاقوامی فوج بنانے کے متعلق آج مسٹر ہمرشول کی رپورٹ پر غور کرے گی۔ مسٹر ہمرشول پہلے ہی اس رائے کا اظہار کر چکے ہیں کہ ایسی فوج کی تشکیل میں کوئی خاص دقت پیش نہیں آئے گی۔ کمیٹی کے سامنے اس وقت مختلف ملکوں کی پیش کردہ آٹھ قراردادیں ہیں۔

۱۱ لاکھ دس ہزار کے مالیہ کی ادائیگی

بغداد الجدید ۲۷ اکتوبر۔ ڈویژنل حکام نے ۳۱ اکتوبر تک مالیہ کی ادائیگی کے جو احکام جاری کئے تھے ان کے تحت اب تک بہاولپور ڈویژن کے پانچ اضلاع سے ۱۱ لاکھ دس ہزار روپے کی رقم جمع کی گئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مقررہ تاریخ سے پہلے ۹ لاکھ روپے کا بقایا پورا کر لیں۔ اور مالیہ نہ ادا کرنیوالوں کے متعلق اطلاع دیں تا کہ ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔

— لاہور ۲۷ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ۲۱ اکتوبر کو ختم ہونیوالے ہفتہ میں لاہور کے کسٹم حکام

جھوٹی شہادت دینے پر تین ماہ قید سخت

بہاولپور ۲۶ اکتوبر۔ کل یہاں سرسری سماعت کی فوجی عدالت نے ایک شخص اللہ دتہ کو جھوٹی گواہی دینے کے الزام میں تین ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔ ایڈیشنل مجسٹریٹ نے ایک دوکاندار کو سوجی فروخت کرنے سے انکار پر ۱½ سال قید سخت کی سزا دی۔

نکاح کی بابرکت تقریب

ربوہ — مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے قصر خلافت میں محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کنٹب) صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی کے صاحبزادے مکرم منصور احمد صاحب دیا پاکستان فارن سروس اطلاع سفارت پاکستان ٹوکیو جاپان کا نکاح امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم جناب ملک عمر علی احمد صاحب رئیس ملتان کے ہمراہ بعوض گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ بارک اللہ لھما

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر محترم قاضی صاحب موصوف اور ملک صاحب موصوف اور ان کے خاندانوں کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت اور دین و سعادت کا موجب بنائے اور یہ اسی کے فضل سے نیک ثمرات کا حامل ثابت ہو۔ آمین

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

"ہم عالم عرب میں غیر جانبدارانہ حیثیت برقرار رکھیں گے" (امیر فیصل)

مکۃ المعظمہ ۲۷ اکتوبر۔ سعودی عرب کے وزیر اعظم امیر فیصل نے اعلان کیا ہے کہ ہم عالم عرب میں اپنی غیر جانبداری کی حیثیت برقرار رکھیں گے۔ امیر فیصل نے کہا ہے کہ صرف اسی صورت میں حقیقی نیشنلزم کے مفادات کی خدمت ہو سکتی ہے۔ ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق امیر فیصل نے کل پہلی بار ایک باقاعدہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں امیر سے سوالات بھی پوچھے گئے۔ اور انہوں نے ان سوالات کے جواب دیئے۔ امیر فیصل نے کہا اعلیٰ حضرت شاہ سعود سے مشورہ کے بعد یہ طے پایا ہے کہ سعودی عرب اپنی آزاد خود مختارانہ حیثیت برقرار رکھیگا۔

ٹیوب ویل

بہشتی مقبرہ میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے سخت چٹان آ جانے کی وجہ سے بورنگ کا کام ۱۵ اکتوبر سے رکا ہوا تھا۔ اب اس کام کو نئے ساز و سامان کے ساتھ نئی جگہ دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ۲۷ اکتوبر

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اکتوبر

سوشلزم کی ناکامی

سوشلزم ایک اصطلاح ہے جو تمام ایسی تحریکوں پر حاوی ہے جن کا بنیادی مقصد دنیا میں اقتصادی توازن پیدا کرنا رہا ہے۔ اگرچہ یہ خیال نیا نہیں ہے لیکن موجودہ دور میں ایسی تحریکیں یورپ میں اٹھیں اور نشوونما پاتی رہی ہیں جو مختلف طریقے اختیار کرنے کی وجہ سے آپس میں کچھ کچھ اختلاف رکھتی ہیں۔ شروع شروع میں برطانیہ اور بعض یورپی ممالک میں ایسی انجمنیں معرض وجود میں آئیں۔ جن کا مقصد آہستہ آہستہ تبدیلیوں سے تمام پیداوار کے ذرائع انفرادی ملکیتوں سے نکال کر اجتماعی انتظام کے سپرد کرنا تھا۔ ایسی انجمنوں برطانیہ میں گلڈ کہا جاتا تھا۔

مارکس نے جو اشتراکیت کا موجد ہے سب سے پہلے اس تحریک کو جارحانہ تحریک کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس نے بڑی محنت سے اقتصادیات پر ایک معرکۃ الآراء کتاب جس کو اشتراکیت کی الکتاب کہا جا سکتا ہے لکھی اور اپنے نظریات کی تائید میں اعداد و شمار کی بنیاد پر بہت سے مضامین بھی مختلف زبانوں میں شائع کئے۔ اس کا مقصد پہلے پہل صرف صنعتی دنیا میں انقلاب برپا کرنا تھا کئی لحاظ سے برطانیہ کو اس نے انتخاب کیا اس کا خیال تھا کہ برطانیہ ہی سب سے بڑا صنعتی ملک ہے۔ اور سرمایہ دار اور مزدور کا سوال سب سے زیادہ اسی ملک میں پیدا ہوتا ہے۔

مارکس ایک یہودی النسل جرمن تھا۔ جرمنی اور فرانس میں اس کو امان حاصل نہیں تھی۔ اس لئے اس نے برطانیہ کو اپنا وطن بنا لیا تھا۔ یہاں اینجل جو اس کا سب سے بڑا مؤید اور ساتھی ہے اس کی انتہائی غربت کی پردہ پوشی کرتا رہا۔ مارکس دراصل ایک مفلوک الحال انسان تھا۔ اپنی گذر اوقات کے لئے اس کو سخت تکالیف کا سامنا رہا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنی دھن کا پکا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ اشتراکی انقلاب کا وہی ذمہ دار ہے۔

چونکہ سوشلزم کا تعلق انسانی جسم کی بنیادی ضروریات سے ہے۔ اور اس کو بطور عقیدہ کے پیش کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ ایک ایسے معاشرہ میں جہاں اقلیت تمام دولت کی مالک بن گئی تھی۔ اور اکثریت روٹی کی بھی محتاج ہو گئی تھی۔ جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ اس کی مثال آندھی یا طوفان سے دی جا سکتی ہے جس طرح آندھی اور طوفان کوئی مستقل افادیت نہیں رکھتے۔ لیکن ہوا کی صفائی اور بیماری کے جراثیم ختم کرنے کے لئے مفید ہیں۔ اور حبس کا رد عمل ہیں۔ اسی طرح ایک ناہموار معاشرہ میں سوشلزم اگرچہ بذات خود کوئی تعمیری چیز نہیں ہے۔ لیکن اس لحاظ سے مفید ثابت ہوئی ہے کہ مغربی سرمایہ داری کا مرض جو دنیا کو تباہی کے کنارے لگا رہا تھا اس میں اعتدال کی طرف رجوع پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ بہت سے مغربی سرمایہ دار ملکوں میں ایسی اصلاحات ہو رہی ہیں۔ جن کی طرف بغیر اشتراکی جھگڑے کے شاید ہی کبھی خیال جاتا جس طرح آندھی کا زور اسی وقت تک رہتا ہے جس وقت تک وہ فضا پر بالجبر چھائی رہتی ہے۔ اسی طرح اشتراکیت بھی بغیر جبر کے کسی ملک میں اپنے جوبن پر نہیں آ سکتی۔ جونہی فضا میں سکون پیدا ہو جاتا ہے اشتراکیت کی برائیاں بھی نظر آنے لگتی ہیں چنانچہ اور تو اور خود روس میں جو اشتراکیت کا سب سے مضبوط اور سب سے بڑا گڑھ ہے براہ راست تجربہ سے اشتراکیت کا قائل نہیں رہا جس کا موجد مارکس ہے۔ عملی طور پر لینن کے وقت سے ہی مارکسی اشتراکیت میں روسی لیڈروں کو ترامیم کرنی پڑ رہی ہیں۔ جہاں تک تجربہ گاہوں کا تعلق ہے سائنسی تجربوں میں روس کو بے شک بہت ترقی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن جہاں تک اشتراکی منصوبہ بندی اور انسانیتی ترقی کا تعلق ہے۔ روسی سربراہ روسی باشندوں کو نہ صرف مشینی درجہ تک نہیں پہونچا سکے۔ جو سوشلزم کا لازمی نتیجہ ہے۔ بلکہ حیوانی سطح تک سے بچنے میں بھی ناکام رہے ہیں۔ جو اشتراکیت کا کم سے کم نتیجہ ہو سکتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ایک انسان کی انسانیت کو ہمیشہ کے لئے جبر سے دبایا جا سکتا ہے۔ مگر ایک قوم کی قوم کی انسانیت کو صرف کچھ عرصہ کے لئے ہی دبایا جا سکتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے نہیں دبایا جا سکتا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ روسی انسانیت فولادی دیواروں میں سے دنیا کو جھانک رہی ہے۔ اور بعض رخنے اس میں پیدا ہو گئے ہیں چنانچہ چند سال سے روسی سربراہ دوسرے ممالک سے رسم و راہ پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔ اور کم سے کم زبان سے اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ اشتراکیت اور جمہوری سرمایہ داری ساتھ ساتھ رہ سکتے ہیں۔

اگرچہ ابھی تک یہ خیال ہی خیال ہے اور اس نے کوئی متعین صورت اختیار نہیں کی۔ لیکن ایسے آثار نظر آ رہے ہیں۔ کہ روس اور امریکہ باہم کوئی ایسا سمجھوتہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جس سے دنیا کے اس بحران میں افاقہ ہو جائے۔ جس نے دونوں کے درمیان سرد جنگ کا ہنگامہ برپا کیا ہوا ہے۔ اور تباہی کا وہ خطرہ ملتوی ہو جائے۔ جو اس کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے۔

نسلی امتیاز

نسلی امتیاز کا مرض شاید اسلامی ممالک کے سوا باقی تمام ممالک میں موجود ہے یورپ جو تہذیب و تمدن اور آزادی خیال کے طریقوں میں آج ساری دنیا کا راہبر بنتا ہے۔ ابھی تک اس لعنت سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکا۔ امریکہ جیسے آزاد ملک میں بھی نسلی امتیاز کی لعنت موجود ہے اور حبشی نسل کے لوگوں کو اس کے بعض علاقوں میں قانون کے باوجود تمام سکولوں میں داخلہ نہیں ملتا۔ بلکہ ان علاقوں میں نسلی امتیاز کے خلاف قانون کے نفاذ کے خوف سے سفید رنگ حکام نے تعلیم گاہیں ہی بند کر دی ہیں۔

جنوبی افریقہ میں تو نسلی امتیاز کو کھلم کھلا قانونی حیثیت دے دی گئی ہے اور ایسے قوانین بنائے گئے ہیں۔ جن سے افریقہ کے اصلی باشندوں کا ناطقہ بند کر دیا گیا ہے۔ اور یہ اتنا بڑا ظلم ہے کہ اقوام متحدہ کی اسمبلی میں ہمیشہ یہ سوال پیش ہوتا ہے۔ مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہو رہا۔ حال ہی میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں نسلی امتیاز پر ایک قرارداد پیش ہوئی ہے۔ جس میں جنوبی افریقہ کی تقریباً ہر قوم نے مذمت کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جنوبی افریقہ کا یہ مسئلہ اتنا خطرناک ہے کہ اتنی خطرناک گرم جنگ بھی شاید نہیں ہو سکتی۔ اس لئے چاہیئے کہ اقوام متحدہ اس ظلم کو ختم کرنے کے لئے سخت ترین اقدام کرے۔ محض اس کو اندرونی مسئلہ قرار دے کر نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور نہ محض وعظ و نصیحت کارآمد ہو سکتے ہیں دراصل یہ نسل کشی کے مترادف ہے۔

افسوس ہے کہ اکثر غیر مسلم اقوام میں نسلی امتیاز کا مرض ابھی تک خطرناک حد تک پایا جاتا ہے۔ چنانچہ بھارت میں بھی باوجود قانون کے چھوت چھات کا مکمل خاتمہ نہیں ہو سکا اور اکثر ایسی خبریں آتی رہتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے اونچ نیچ جاتی ابھی تک پرانے ڈگر پر ہی چل رہے ہیں اور چھوت چھات کی ابھی تک وہی روش موجود ہے جو پہلے تھی چنانچہ ایک تازہ اطلاع کے مطابق تین افراد کو اس لئے سزا دی گئی ہے۔ کہ انہوں نے ایک چمار کو محض اس لئے زدوکوب کیا کہ اس کا کپڑا ان کے کپڑے سے چھو گیا تھا۔ یہ ایک بہت بڑی لعنت ہے جو نکلتے نکلتے ہی نکلے گی۔ صرف اسلام ہے جو دنیا کو اس لعنت سے بچا سکتا ہے۔ چاہیے کہ مسلمان علماء جو ایسے ممالک میں موجود ہیں نسلی امتیاز کے خلاف قانون کے حدود کے اندر پر زور مہم چلائیں۔ یہ امر اسلام کی تبلیغ میں بھی ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی اخبار الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

ہالینڈ میں یورپ کے احمدی مبلغین کی کامیاب سالانہ کانفرنس

ریڈیو ٹیلی ویژن اور پریس کے ذریعے ملک کی فضا اسلام کے زندگی بخش پیغام سے گونج اُٹھی

صداقت اسلام پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مبلغین اسلام کی ایمان افروز تقاریر

تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے اہم فیصلے

خبر رساں ایجنسیوں اور نمائندگان پریس کی شرکت اخبارات میں تصاویر اور خبریں

ٹیلی ویژن کے ذریعے کانفرنس کے نظارے کئی دن تک دکھائے جاتے رہے

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ کو جس رنگ میں اور جس وسعت کے ساتھ اکناف عالم میں خدمت اسلام کی توفیق مل رہی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ممالک غربیہ میں یہ مساعی سالہا سال سے جاری ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ سعید روحیں جو شرک و بدعت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ماری ماری پھرتی تھیں اسلام کی روشنی پاکر راہ راست پر گامزن ہوتی جارہی ہیں اور اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اس چشمہ شیریں کے آب حیات سے سیراب ہو رہی ہیں۔

گذشتہ جنگ عظیم کے بعد سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نئے عزم اور ارادہ کے ساتھ یورپ میں تبلیغ اسلام کی طرف توجہ فرمائی۔ اور ۱۹۴۵ء میں ہی مبلغین اسلام کے وفود یورپ روانہ فرمائے۔ یہ مبلغین حالات سازگار ہوتے ہی یورپ کے مختلف ممالک میں پھیل گئے۔ آج اس وقت کو بارہ سال گذر رہے ہیں۔ یہ عرصہ تبلیغی لحاظ سے کوئی ایسا لمبا عرصہ نہیں ہے مگر ہمارے پیارے امام کی دعائیں اور کوششیں جس معجزانہ رنگ میں بار آور ہو رہی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی ایمان افروز ہیں۔ انگلستان میں تو ہمارا مشن بہت پرانا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر بلاد غربیہ میں بھی اشاعت اسلام کا کام وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ چنانچہ اس مختصر سے عرصہ میں ہی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین سکنڈے نیویا اور ہالینڈ میں تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں اور بہت سی نومسلم جماعتوں کا قیام وجود میں آگیا ہے ہر ملک میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے نام لیوا اور شیدائی عطا فرما دیئے ہیں۔ ہالینڈ اور جرمنی میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد بھی تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں ایک نئی مسجد کے لئے زمین خرید کی جا چکی ہے سوئٹزرلینڈ اور سکنڈے نیویا میں مساجد کے لئے زمین خریدنے کے انتظامات تکمیل کے قریب ہیں۔ یہ تمام مقامات انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک لوائے اسلام کو بلند سے بلند تر رکھنے کا موجب ہوں گے اور چار دانگ یورپ میں ان کے ذریعہ اللہ اکبر کی صدائیں گونجتی رہیں گی۔

اسلام کی تائید میں لٹریچر

گذشتہ بارہ سالوں میں ان اسلامی مراکز کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو اسلام پر متعدد کتب لکھنے کی توفیق ملی ہے۔ مختلف اشتہارات اور پمفلٹس اسلام کی تائید میں شائع کئے گئے ہیں جن سے لاکھوں لاکھ افراد تک اسلام کی آواز پہنچی۔ اور بہت سے افراد اس کے فیض سے مشرف باسلام ہوئے۔ ہالینڈ مشن کو بفضلہ تعالیٰ یہ کارنمایاں سرانجام دینے کی توفیق ملی کہ یہاں سے کلام اللہ قرآن پاک کو انگریزی جرمن اور ڈچ زبان میں شائع کیا گیا۔ یہ تراجم ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسلام کے مستقبل کو روشن سے روشن تر کرنے کے مزید سامان پیدا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

یورپ کے احمدیہ مشنوں کی چھٹی سالانہ کانفرنس

یورپ میں موجودہ تبلیغی دور کے شروع ہونے کے کچھ عرصہ بعد ہی یہاں کے مشنوں کو آپس کا تعلق اور رابطہ قائم رکھنے کا شدت کے ساتھ احساس ہوا۔ مختلف مشترک امور پر غور کرنے اور تبلیغ اسلام کو زیادہ مفید اور مؤثر بنانے کے ذرائع پر اجتماعی طور پر سوچنے کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ جملہ یورپین مشنوں کے باہمی مشورہ اور مرکز کی منظوری کے ساتھ ہر سال ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا جو ہر سال یورپ کے مختلف شہروں میں منعقد کی جاتی رہی ہے اور اپنے نتائج کے لحاظ سے بہت مفید ثابت ہو رہی ہے۔ جس ملک میں کانفرنس منعقد ہوتی ہے نہ صرف وہاں کی جماعت میں ایک خاص بیداری پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ اس ملک کے طول و عرض میں بھی ایک خاص حرکت پیدا ہو جاتی ہے جو تبلیغی نقطہ نگاہ سے بہت اہم ہے۔ پریس کانفرنس اور پبلک جلسے اس اجتماع کے اہم جزو ہیں۔ اس ملک کے مشہور مستشرقین کو بھی آئندہ اسی کانفرنس کے موقع پر مدعو کرنے کا ارادہ ہے۔

اس سال یہ کانفرنس ہالینڈ کے شہر ہیگ میں منعقد ہوئی۔ یہ دوسرا موقع تھا کہ یہ کانفرنس یہاں منعقد ہو رہی تھی۔ پہلی دفعہ ۱۹۵۰ء میں یہ موقع پیدا ہوا۔ جبکہ مشن ہاؤس ایک کرایہ کے مکان میں تھا۔ لہٰذا جملہ کارروائی مشن ہاؤس سے باہر کرایہ کی جگہوں میں انجام دینی پڑی۔ اس مرتبہ حالات سے بہت بہتر ہو چکے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ہمارا اپنا مشن ہاؤس تھا۔ اپنی مسجد تھی۔ جملہ مبلغین یورپ کے قیام و طعام کے انتظامات کے لئے سہولت تھی نیز جلسوں اور تقاریب کے لئے بھی گنجائش موجود تھی۔ چنانچہ تمام مبلغین کو مشن ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ اور پریس کانفرنس بھی مشن ہاؤس کے ہی میٹنگ ہال میں منعقد کی گئی۔

ہالینڈ مشن جیسا کہ احباب کو معلوم ہے احمدی مستورات کی بے مثال قربانی کا ثمرہ ہے۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر جس خلوص اور محبت کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری مستورات کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس یادگار کی پورے طور پر اور صحیح معنوں میں قدر کرنے والے ہوں۔ آمین

کانفرنس کی ابتدائی تیاری

کانفرنس کے انعقاد میں ابھی دو ماہ کا عرصہ باقی تھا کہ ایک سرکلر تیار کیا گیا اور ممبران جماعت کے نام بھجوایا گیا۔ اس سرکلر میں ممبران پر اس کانفرنس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بہترین تعاون کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ وقت آنے پر جماعت نے بفضلہ تعالیٰ پورے ذوق اور

شوق سے تعاون کیا فالحمد للہ علی ذالک۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ اسلئے میں بھی اپنے ان احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دلی طور پر ان کا ممنون ہوں۔ جنہوں نے اس اہم وقت میں اپنے پرخلوص تعاون کا ثبوت دیا۔ محترم و مکرم جناب چوہدری صاحب کا وجود ہمارے لئے ایک نعمت عظمےٰ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے اپنی زریں نصائح اور نیک صحبت سے باوجود مصروفیت کے ہمیں متعدد بار نوازا اسی طرح آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نے بھی اپنا قیمتی وقت عطا فرما کر شکر کے ساتھ دلی ہمدردی کا ثبوت بہم پہنچایا۔ اللہ تعالےٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمادے۔ آمین

برادرم اکمل صاحب نے بھی باوجود طبیعت کی ناسازی کے دن رات ایک کرکے اپنے پرخلوص تعاون کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس کی بہتر جزا عطا فرمادے۔ آمین۔

جماعت کے دوسرے افراد میں سے

ہمارے نوجوان مسلم مسٹر خالد براؤن (H. G. BRUIN) مسٹر ولی اللہ یانسن (W. K. Jansen) مسٹر محمود بیرنہاؤٹ (M. J. BEEREN Hout) اور ہماری بہن ناصرہ زمرمن Naseerah (Zimmermann) مسٹر اور مسز دعمان منصور (MR. MRS. Dahnan Mansur) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اجتماع کے قریباً تین ہفتہ قبل ساڑھے دس ہزار دعوت نامے چھپوا کر شہر کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دئے گئے۔ ہزاروں دعوت نامے لوکل بسوں اور ٹراموں میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا اور سینکڑوں بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ اور فرداً فرداً شہر کے اہم مقامات پر تقسیم کئے گئے۔

اس موقعہ پر سب سے اہم اور مشکل کام پریس کانفرنس کا تھا۔ یورپین ممالک کے جرنلسٹ اور نمائندگان پریس اس وقت تک کسی جگہ کا رخ نہیں کرتے جب تک کہ ان کو اس موقع کی پوری پوری اہمیت سے آگاہ نہ کردیا جائے۔ اس بارہ میں تمام مشہور اخبارات کو ملکی اور غیر ملکی خطوط ارسال کئے گئے

جماعت احمدیہ کے حالات پر مشتمل ایک مختصر سا نوٹ ہمارے مشہور عالم دوست ڈاکٹر گوردی بونگ نے تیار کیا تھا۔ ہم نے اسے سائیکلوسٹائل کروا کر مختلف اخبارات کو بھجوایا۔ نیز کانفرنس کا پروگرام بھی شائع کیا گیا۔ جو اخبارات کے علاوہ خاص خاص تعلق رکھنے والے احباب کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر دو تفصیلی بیان سائیکلوسٹائل کرکے نمائندگان پریس میں تقسیم کیے گئے ایک بیان پریس کانفرنس کے موقعہ پر اور دوسرا بیان کانفرنس کے اختتام پر۔

کانفرنس کا پروگرام

کانفرنس کے پروگرام کو مختصر طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک حصہ جو بنیادی حیثیت رکھتا تھا۔ مبلغین کے باہمی مشورہ پر مشتمل تھا۔ براہ راست کوئی تعلق نہ تھا۔

دوسرا حصہ جس کے لئے ہم سب کو مجموعی طور پر کوشش کرنا تھی وہ پبلک جلسہ تھا اس کے لئے ہمیں خرچ بھی زیادہ کرنا پڑا اور محنت بھی کافی اٹھانا پڑی۔ اس غرض کے لئے ایک مشہور ہال کرایہ پر لیا گیا۔

اس بڑے جلسہ کی اطلاع بھی یہاں کے تمام مذہبی فرقوں اور اداروں کو بذریعہ ڈاک دا اشتہار دی گئی۔ اخبارات میں متعدد مرتبہ اعلانات شائع کروائے گئے اور مختلف سرکلرز اور خطوط کے ذریعہ احباب کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تقاریر چونکہ سب کی سب انگریزی میں ہو رہی تھیں اس لئے تشہیر کی ضرورت بھی بہت زیادہ پیش آئی تاکہ زیادہ سے زیادہ انگریزی سمجھنے والے طبقہ تک رسائی ہوسکے۔

تیسرے نمبر پر ہماری پریس کانفرنس تھی جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ چنانچہ اس کے لئے بھی بہت محنت کرنا پڑی۔ یہ خدا تعالےٰ کا بہت احسان ہے کہ کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ قریباً بیس نمائندگان پریس و اخبارات نے شمولیت کی جنہوں نے نہایت سنجیدہ رنگ میں اپنے اپنے حلقہ میں اس کانفرنس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور وسیع طور پر اس کی اشاعت کی اس کا مفصل طور پر ذکر آئندہ آئے گا۔

کانفرنس کا پہلا دن

جمعۃ المبارک مورخہ ۱۹ر ستمبر ہماری کانفرنس کا پہلا دن تھا۔ جملہ مبلغین مورخہ ۱۸ر ستمبر کی رات کو ہی پہنچ چکے تھے۔ نماز جمعہ میں احباب جماعت کی آمد سے بفضلہ تعالےٰ کافی رونق تھی۔ جماعت کے افراد کے چہروں سے خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ وہ بڑے ذوق شوق سے مسجد میں جمع تھے

ٹیلی ویژن کا نظارہ

اسی اثناء میں ٹیلی ویژن کے نمائندگان بھی تشریف لے آئے۔ اور ہمارے پروگرام کو ریکارڈ کرنے کے لئے آلات درست کرلئے۔ چنانچہ اس ابتدائی پروگرام کو ریکارڈ کر لیا گیا۔ اور دوسرے دن ہی شام کی خبروں کے پروگرام میں تمام ملک میں بذریعہ ٹیلی ویژن دکھایا گیا۔ عام طور پر خبریں ایک ہی دفعہ پروگرام کا حصہ ہوتی ہیں۔ مگر لوگوں کی دلچسپی کے پیش نظر ہمارا یہ پروگرام تین روز بعد ایک دفعہ پھر سارے ملک میں ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ مزید برآں خبر ملی ہے کہ ہالینڈ کے سب سے بڑے شہر ایمسٹرڈم میں یہ پروگرام ٹیلی ویژن کے ایک خاص پروگرام میں جس میں لوگ دور دور سے آکر جمع ہوتے تھے سارا ہفتہ روزانہ دکھایا جاتا رہا۔

اس پروگرام میں انہوں نے سب سے پہلے مسجد کی عمارت پیش کی اور بتلایا کہ یہ احمدیہ مسلم مشن ہاؤس ہے جو ہیگ شہر میں واقع ہے۔ پھر مسجد کے مینار پر بنائے ہوئے اسلامی نشان ہلال اور ستارہ کو دکھایا گیا۔ بعدہ مسجد کا بورڈ دکھایا گیا۔ جس پر جلی حروف میں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ اور باقی ڈچ عبارت تھی۔ بورڈ کا منظر بڑا دلکش تھا۔ اس کے بعد مبلغین کی آمد دکھائی گئی۔ خاکسار اور برادرم عبدالحکیم اکمل صاحب مسجد کے دروازہ پر کھڑے ان کا استقبال کر رہے ہیں۔ پھر مسجد کے اندرونی حصہ کو لیا گیا۔ سب سے پہلے اذان کا نظارہ ہے۔ ہمارے ایک ڈچ نوجوان خالد براؤن اذان دے رہے ہیں۔

پوری اذان ریکارڈ کرنے کے بعد خطبہ جمعہ اور نماز کے چند ایک نظارے ہیں۔ پھر مکرم چوہدری صاحب بالمقابل کو مبلغین کرام کے درمیان دکھایا گیا ہے۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہالینڈ مشن کی کوئی تقریب ٹیلی ویژن کے ذریعے یہاں نشر کی گئی ہے۔ ان تصاویر کے ساتھ ڈچ زبان میں ایک تعارفی بیان بھی تھا جس میں مشن کی مساعی اور موجودہ کانفرنس کے متعلق مناسب معلومات دی گئی تھیں۔

پریس کانفرنس

نماز جمعہ کے بعد پریس کانفرنس کا پروگرام تھا۔ یہ پروگرام بفضلہ تعالےٰ امید سے بڑھ کر کامیاب رہا۔ ملکی و غیر ملکی پریس اور لوکل اخبارات کے نمائندگان اور بعض چوٹی کے روزناموں کے ایڈیٹر بھی موجود تھے۔ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے خاکسار نے چند کلمات کہے جس میں ہالینڈ مشن کی ابتداء اس کی مساعی اور مختصر حالات کا ذکر تھا۔ بعد ازاں برادرم مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سیکرٹری کانفرنس نے نمائندگان پریس کی خدمت میں ایک بیان پیش کیا۔ یہ بیان پہلے سے ہی سائیکلوسٹائل کرکے تیار کر لیا گیا تھا۔ اس بیان میں جماعت کی مختصر تاریخ کانفرنس کا مقصد۔ یورپین مشنوں کے نمائندگان کا ذکر۔ یورپ میں تبلیغی مساعی کو وسیع تر کرنے کی تجاویز اور اپنے گذشتہ کام پر ریویو تھا۔ آخر میں اہل یورپ کو مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ مسلم دنیا کے ساتھ اپنے موجودہ رویہ پر نظر ثانی کریں کہ اسی میں سب کی بھلائی ہے۔ بیان میں خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ ہم یہاں اسلام کا پرامن پیغام لے کر آئے ہیں اور اسے پورے خلوص کے جذبات کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد نمائندگان پریس مختلف سوالات کرتے رہے۔ جن کے جوابات ہماری طرف سے دئے جاتے رہے۔ درمیان میں ہی سب آمدہ مہمانوں کی کافی دغیرہ سے بھی تواضع کی گئی۔ شام کے چھ بجے کافی کی دعوت کے بعد اس روز کا پروگرام ختم ہوا۔

پریس کانفرنس کی کامیابی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ہیگ شہر اور ملک کے دیگر شہروں سے تیس بتیس کے قریب اخبارات کے اقتباسات کے تراشے موصول ہو چکے ہیں۔ اور ابھی ان کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض خبر رساں ایجنسیاں ٹیلیفون پر استفسارات کر رہی ہیں۔ اور بیرونی ملکوں میں بذریعہ تار برقی خبر بھجوا رہی ہیں۔ بعض اخبارات نے تصاویر بھی شائع کی ہیں اور تفصیلی حالات بھی لکھے ہیں

دعوت ولیمہ

ربوہ ——— مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر ابن محترم شیخ محمد عبدالرزاق صاحب آف حیدرآباد دکن کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ آپ کی شادی مورخہ ۲۲ر اکتوبر کو حمیدہ تنویر صاحبہ بنت محترم سید محمود عالم صاحب ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے ہمراہ ہوئی تھی۔

دعوت ولیمہ میں بعض دیگر احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب اور مکرم جناب قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

محمد احمد الفوید
حیدرآبادی ۔ ربوہ

اذکروا موتکم بالخیر

مولوی سید صمصام علی صاحب مرحوم

(از مکرم سید غلام مہدی صاحب ناصر)

خاکسار کے والد محترم مولوی سید صمصام علی صاحب مرحوم سونگھڑہ کی بھدرک شہر میں ۲۹ رمئی ۱۹۵۸ء بروز جمعرات اچانک کاربنکل پھوڑے سے اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد صاحب مرحوم اپنے بڑے بھائی سید ممتاز علی صاحب مرحوم کی کوشش سے سنہ ۱۹۱۰ء میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اس وقت والد صاحب مرحوم کلکتہ انگریزی پریس کے کمپوزیٹر تھے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب ہزاری مرحوم اور مولوی سید انعام رسول صاحب مرحوم سونگھڑوی اور پروفیسر مولوی عبدالقادر صاحب بھاگلپوری کی صحبت میں تربیت پائی احمدیت میں داخل ہونے کے بعد ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں تبدیلی جوش اور امنگ پیدا کر دی تھی۔ اس کی وجہ سے کلکتہ میں ہی بنگالی زبان میں تبلیغ شروع کر دی۔ انگریزی پریس میں اچھا کام کرنے کے سبب حکومت . . . . والد صاحب مرحوم کو تین سال کے لئے برمہ بھیجا تھا۔ واپس کلکتہ آ کر انہیں اپنے وطن کی خدمت کا شوق پیدا ہوا۔ اس وقت کلکتہ انگریزی پریس میں ہندوستان سے باہر کام کر کے آنے کے سبب دیگر کارکنوں سے ان کی پوزیشن بڑھ گئی تھی اور کافی آمد تھی مگر خدمت کا جذبہ انہیں کٹک شہر لے آیا۔ کٹک شہر میں آ کر پریس میں ملازم ہو گئے۔

دینی خدمات تعلیمی مشغلہ

اسی زمانہ میں جماعت احمدیہ کیرنگ کے بعض ذمہ وار احباب کی درخواست پر دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے مستقل ملازمت کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کیرنگ کے بعض ذمہ وار احباب کی درخواست پر دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے مستقل ملازمت کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کیرنگ کے مدرسہ میں مدرس کے طور پر کام کرنے لگ گئے۔ والد صاحب مرحوم نے مدرسہ احمدیہ کیرنگ کو بہت ترقی دی۔ تقریباً ایک صد لڑکے تعلیم پاتے رہے۔ جن میں سے دو لڑکے دیہاتی مبلغ اور مولوی فاضل کر کے قادیان پہنچ گئے۔ جماعت کیرنگ کے مقامی مبلغ اور مدرسہ معلم مکتب العلم مدرسہ انہی کی تعلیمی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔

جماعت احمدیہ کیرنگ جو ہندوستان میں بڑی جماعت ہے وہاں پر والد صاحب مرحوم کی خدمت دین کی امنگ اور تبلیغی شوق کو پورا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے سامان کر دیا اور اس زمانہ میں جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام نہ ہوا تھا والد صاحب مرحوم نے جماعت احمدیہ کیرنگ کے نوجوانوں کو منظم کر کے ان کی ایک مجلس قائم کی تھی جس کا نام خادمان احمدیت اور چھوٹے لڑکوں کی مجلس کا نام جان نثاران احمدیت رکھ کر ان میں احمدیت کی تعلیم اور تبلیغی ٹریننگ دینی شروع کر دی۔ ان نوجوانوں کو ہفتہ عشرہ کے لئے اپنے ساتھ لے کر اطراف میں پیغام احمدیت پہنچاتے رہے۔ جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہوا۔ تو اس وقت والد صاحب مرحوم نے جماعت احمدیہ کیرنگ کے نوجوانوں کو جو پہلے مجلس خادمان احمدیت میں تنظیم کے ساتھ کام کرنے والے بن گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر کام کرنے والے بن گئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں انہیں اور آگے قدم بڑھانے کی تلقین کی اور ہمیشہ پانچ چھ خدام کا وفد بنا کر دس پندرہ میل کے اندر شمال و جنوب مشرق و مغرب کی طرف اپنے ساتھ لے کر تبلیغ کے لئے جاتے رہے۔

ان کے اس حسن انتظام اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہونے کے سبب اسی وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک سے سب سے پہلا انعامی جھنڈا خدام الاحمدیہ کیرنگ نے حاصل کیا۔

والد صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اڑیہ زبان میں تقریر کا خاص ملکہ عطا کیا ہوا تھا۔ طرز بیان کچھ ایسا دلکش اور نرالا تھا جو گورنر، وزرا اور راجاؤں تک کو متأثر کئے بغیر نہ رہتا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے یوم النبیؐ کا جلسہ کٹک شہر میں ہوا کرتا تھا۔ جس کی صدارت ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور گورنر، چیف منسٹر اور اتکل یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے کی۔ ان جلسوں میں والد صاحب مرحوم اسلام کی تعلیم پر تقریر کرتے رہے جس کو ان تمام صدر صاحبان نے سراہا۔ چنانچہ والد صاحب مرحوم مغفور کی تقریر کی پسندیدگی کا نتیجہ تھا کہ ہری کشن مہتاب سابق گورنر بمبئی اور چیف منسٹر اڑیسہ نے قرآن کریم کا اڑیہ زبان میں ترجمہ حکومت کے خرچ پر کروانے کا وعدہ فرمایا۔

صوبہ اڑیسہ میں احمدیت کے آنے کے بعد سے اب تک اڑیہ کی خالص زبان میں اسلام کی طرف سے بولنے والا وجود والد صاحب مرحوم جیسا کوئی نہیں ہوا آپ نے ہر سوسائٹی میں اسلام کو پیش کیا اور جملہ اعتراضات کا ایسے رنگ میں جواب دیتے رہے جس سے سامعین اور سوال کنندہ کی تسلی ہو جاتی۔ اگرچہ والد صاحب مرحوم کی تعلیم صرف مڈل تک تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں کافی ترقی کرنے کا موقع عطا فرمایا جس کی وجہ سے اڑیسہ کا بڑے سے بڑا عالم بھی اڑیہ زبان میں اسلام کی تائید میں بولنے کے لئے ان جیسا کوئی نہ ہو سکا۔

الغرض والد صاحب مرحوم کو تبلیغ کا جنون تھا جس کے سبب سفر و حضر بیماری و تندرستی ہر حالت میں پیغام احمدیت پہنچاتے رہے۔

والد صاحب مرحوم پر کئی ابتلا آئے۔ مگر آپ نے ان ایام کو صبر اور دعا کے ساتھ گزارا۔ احمدیت کی برکت سے احمدی احباب کے علاوہ کئی معزز و متمول ہندو احباب بھی والد صاحب مرحوم کو اپنے مکانوں میں برکت و دعا کی خاطر دعا کرنے کی درخواست کرتے۔ والد صاحب مرحوم ان کی درخواست قبول کر کے ان احباب کے مکانوں میں جا کر دعا فرماتے تھے۔ آپ کے ذریعہ کئی احباب کو ہدایت نصیب ہوئی اور احمدیت میں داخل ہوئے

گذشتہ رمضان المبارک کے ایام میں جب انہیں یہ اطلاع ہوئی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اڑیسہ تشریف لا رہے ہیں بہت خوش ہوئے اور ان کے اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے جماعت احمدیہ بھدرک کے احباب کا بیان ہے کہ والد صاحب مرحوم ان ایام میں اس سوز و گداز سے دعائیں کرواتے رہے جس سے احباب جماعت کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہوتے رہے۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اڑیسہ میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ بھدرک میں قدم رنجہ فرمایا۔ ان ایام میں والد صاحب مرحوم اپنے زیر تبلیغ بعض ہندو احباب کو صاحبزادہ صاحب کی آمد کا پیغام پہنچانے کے لئے باوجود شدت کی گرمی اور دوران سر و کثرت بول کا عارضہ ہونے کے پیدل چلے جاتے تھے۔ اس موقعہ پر اپنے کھانے کا بھی انہیں جیسا خیال نہ ہوتا تھا متواتر سفر اور شدت گرمی کے باعث ایک پھوڑا پیٹ پر نکل آیا تھا جس کی تکلیف سے مرحوم کمزور نظر آتے تھے تاہم خدمت دین کے لئے سفر کرتے رہے۔ ۲۵ رمئی کو جلسہ سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ان کا گروپ فوٹو لیا گیا۔ کٹک کے پبلک جلسہ میں صاحبزادہ صاحب کی معیت اور وزیر ترقیات کی صدارت میں تقریر فرمائی صاحبزادہ صاحب کے اڑیسہ کے دورہ کا یہ آخری پبلک جلسہ تھا۔ جس میں صاحبزادہ صاحب نے اور مولوی شریف احمد صاحب امینی اور ایڈیٹر صاحب آزاد نوجوان اور والد صاحب مرحوم نے تقریر فرمائی۔ جب ۲۶ رمئی کو بھدرک پہنچے تو انہیں احساس ہوا کہ پھوڑا خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ ڈاکٹر کو بلا کر علاج شروع کر دیا گیا پھوڑے سے خون جاری تھا اور بخار بڑھتا گیا۔ اس وقت والد صاحب مرحوم بار بار وضو کرتے رہے اور نماز پڑھتے رہے۔ آپ کی ۲۹ رمئی کو حالت نازک ہو گئی۔ اور اس جہان فانی سے چل بسے انا للہ وانا الیہ راجعون

والد صاحب مرحوم کو مولوی سید اختر الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد ہونے کا شرف حاصل تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ نماز تہجد بڑی سوز و گداز سے ادا کرتے۔ جس مجلس میں شریک ہوتے وہ مجلس بارونق ہو جاتی۔ زندگی کے آخری ایام میں حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے لخت جگر مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کے ساتھ تبلیغی میدان میں نمایاں حصہ لینے کی سعادت حاصل کی۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ وادخلہ الجنۃ۔

وفات کی خبر سنتے ہی اڑیسہ کے احمدی احباب میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ ہندو و غیر احمدی بھی افسوس کا اظہار کرتے رہے۔ اڑیسہ کے مشہور اخبار "سماج" نے والد صاحب مرحوم کی اچانک وفات پر اور وفات کے تین چار دن قبل کی تقریر کو سراہتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے والد صاحب مرحوم کی وفات پر افسوس کیا۔ ہم پسماندگان خادموں کو از راہ شفقت تسلی دیتے ہوئے دعا فرمائی اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم ناظر صاحب بیت المال، محترم ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان۔ امیر صاحب اور نائب امیر صاحب صوبہ بہار۔ نیز سی پی بہار اڑیسہ کے کئی احباب رشتہ داروں نے والد صاحب مرحوم کی وفات پر ان کے کارناموں کو دہراتے ہوئے اظہار تعزیت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی جزائے خیر دے۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ

نظارت بیت المال شروع سال سے ہی چندہ جلسہ سالانہ کے لئے تحریک کرتی رہی ہے لیکن ابھی تک جبکہ جلسہ سالانہ میں صرف دو مہینے رہ گئے ہیں باقاعدہ طور پر اس چندہ کی وصولی شروع نہیں ہوئی اب چونکہ بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اس لئے میں تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس کرتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچھلے کئی سالوں سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہو رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک لیکن جس نسبت سے چندہ میں زیادتی ہوتی ہے۔ جلسہ میں شریک ہونے والے دوستوں کی تعداد میں اس سے بھی بڑھ کر زیادتی ہو جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر سال آمد کے مقابلہ میں خرچ بہت بڑھ جاتا ہے۔

اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے کہ زیادہ سے زیادہ دوست جلسہ سالانہ پر آنے کی کوشش کریں۔ پس خرچ اور بھی زیادہ ہو گا۔ لہٰذا ہر جماعت کو چاہیئے کہ اس سال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے غیر معمولی طور پر زیادہ کوشش کریں۔ تمام احباب سے اس چندہ کی پوری وصولی کی جائے اور کسی دوست کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے۔ تا جلسہ سالانہ کا خرچ چندہ جلسہ سالانہ کی آمد سے پورا ہو جائے۔ اور دوسرے کاموں میں کوئی حرج واقع نہ ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اطلاع

جو دوست دینی تحقیقات در معلومات حاصل کرنے کے لئے ربوہ آنا چاہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ قریب کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ یا کسی عہدیدار کی تعارفی چٹھی لے کر ربوہ تشریف لائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

جیسا کہ تمام لجنات اماء اللہ کو علم ہے کہ بعض انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ملتوی کر دیا گیا ہے۔

لیکن براہ مہربانی اپنی لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ ضرور بھجوا دیں یعنی اکتوبر ۱۹۵۷ء تا ستمبر ۱۹۵۸ء تک کی رپورٹ سرکلر کے مطابق ارسال فرما کر ممنون فرماویں

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے لئے ایک استانی کی ضرورت

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے لئے دینیات کی تعلیم دینے کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ۱۵ نومبر تک بہنیں درخواستیں بھجوائیں

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا فاروق احمد کئی دنوں سے بخار میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

خاکسار

شیخ بشیر احمد احمدی لیدر مرچنٹ راوی روڈ

اوکاڑہ

فہرست چندہ دہندگان وقف جدید

گذشتہ سے پیوستہ

غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ پاکپتن ۸/-/-
عبد الرحمٰن صاحب حلقہ مصری شاہ لاہور ۶۶/۸/-
علی محمد صاحب سیکرٹری مال کینال پارک " ۱۷/۸/-
حافظ محمد رمضان صاحب ربوہ معہ اہل و عیال ۴/-
شیخ محمد بشیر صاحب قائد مجلس خدام بڈھی ۳۰/-
اعجاز احمد صاحب میانی کوہاٹ ۶/-/-
بابو محمد یعقوب صاحب معہ اہلیہ صاحبہ بیگم کوٹ
ضلع شیخوپورہ ۱۲/-/-
ظہیر الدین احمد صاحب بیگم کوٹ " ۶/-/-
فضل دین صاحب " " " ۶/-/-
جان محمد صاحب " " " ۶/-/-
ڈاکٹر سیدہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ پشاور چھاؤنی ۱۲/-/-
ولایت محمد صاحب طاہر کنری سندھ ۱۱/۸/-
محمد سعید صاحب سیکرٹری مال ملتان ۳۹/-/-
سیکرٹری صاحب مال چٹا گانگ ۶/-/-
حاکم بی بی صاحبہ اخت بشیر ۶/-/-
ناظر بیت المال اندڈھاکہ ۱۲/۶/۹
رشید احمد نذیر صاحب و حمیدہ بیگم صاحبہ
سوئی گیس کاشمور ۵۰/-/-
غلام احمد صاحب دھولیہ گجرات ۶/-/-
خواجہ عبد العزیز صاحب گرمولا گوجرانوالہ ۹/-
چوہدری عزیز احمد صاحب عارف والا ۶/-/-
پیر محمد اکبر صاحب سیکرٹری مال گوٹیکی گجرات ۱۳/-
چوہدری خیر الدین صاحب موضع بھاگووالی
سیالکوٹ ۶/-/-
راجہ فضل محمد صاحب سیکرٹری مال
فقیر والی بہاولنگر ۶/-/-
احمد جان صاحب سیکرٹری مال کھتوالی
چک ۳۱ ج ب لائلپور ۶/-/-
محمد شفیع صاحب دولت پور سیالکوٹ ۶/-/-
چوہدری غلام مہدی صاحب کوٹ فتح خاں
اٹک ۶/-/-
صوبیدار عزیز الدین صاحب کالرہ
دیوان سنگھ گجرات ۳۶/-/-
غلام محمد پرویز صاحب سیکرٹری مال گنج
مغل پورہ لاہور ۱۰/-/-
محمد خلیل الرحمٰن صاحب میانی گھوگھیاٹ
سرگودھا ۳۲/-/-
محمد اسمٰعیل صاحب جماعت بستی جھول
بہاولپور ۱۲/-/-
سیکرٹری مال کرونڈی سندھ ۱۲/-/-
ملک خدا بخش صاحب بھیرہ ۹/-/-
قاضی عبد الرحمٰن صاحب دوالمیال ۱۵/۸/-
چوہدری محمد صدیق صاحب چک ۱۰۹
ضلع رحیم یار خاں ۱۲/-/-

محمد حیات صاحب امداد پور شیخوپورہ ۶/-/-
محمد احمد صاحب سیکرٹری مال گھٹیالیاں
ہائی سکول ۱۳/-/-
چوہدری مختار احمد صاحب شیخوپورہ ۶/-/-
ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب شیخوپورہ ۶/-/-
بیگم بشارت احمد صاحب منڈی بہاء الدین
گجرات ۶/-/-
محمد رمضان صاحب چک ۹۶ گ ب
ضلع لائل پور ۶/-/-
فضل الدین صاحب سیکرٹری مال
ملیانوالہ سیالکوٹ ۲۱/-/-
چوہدری برکت علی صاحب سیکرٹری مال
لائل پور ۵۰/۱۲/-
حکیم شمیم حسین صاحب سیکرٹری مال
وزیر آباد ۹/-/-
رانا محمد عبد اللہ خاں صاحب ٹپو ادی سرگودھا ۶/-
عبد الکریم صاحب اچھرہ لاہور
سیکرٹری مال ۱۸/۸/-
مولوی غلام رسول صاحب آف گروکے
مال وارد لاہور ۶/-/-
میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن ۲۲/-/-
عبد السلام صاحب سیکرٹری مال کوہاٹ ۲۶/۸/-
چراغ دین صاحب سیکرٹری مال
حلقہ سنت نگر لاہور ۲۲/۸/-
عبد الغفور صاحب پریذیڈنٹ کوہاٹ ۶/۸/-
حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ ۱۲/-
قاضی شریف الدین صاحب چاہ بوہڑ والا
ملتان ۱۸/۸/-
ڈاکٹر عبد الرشید عزوری صاحب
وانڈو ضلع گوجرانوالہ ۶/-
شیخ محمد بشیر صاحب امیر جماعت گھیانہ ۳۴/۱۲/-
اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ ۵۵/-
محمد ابراہیم صاحب صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۲۶/۸/-
مولوی عبد الکریم صاحب سیکرٹری مال خوشاب ۱۲/-
بشیر احمد صاحب چغتائی واہ کینٹ ۷/۸/-
عبد الوحید خاں صاحب میڈیکل ہال
گوجرہ خان ۶/-/-
مستری عبد الرحیم صاحب سیکرٹری مال جہلم ۳۷/-
چوہدری غلام رسول صاحب عینو وزلی ۶/-/-
چوہدری لال دین صاحب " ۶/-/-
دلبند علی و فرزند علی صاحب چک ۱۱۹ سرگودھا ۶/-/-
چوہدری محمد اسلم صاحب بھیکو بھینی سیالکوٹ ۱۲/-
عبد الستار صاحب کلرک فضل عمر ہسپتال
ربوہ ۵۰/-/-
میاں ناظر دین صاحب احمد نگر ۶/-/-

وہ غذائیں جو قدیم زمانہ سے مستعمل ہیں وہی بہترین ہیں

سائنسدانوں کا اعتراف

ایک مدت سے سائنس دان عوام کو یہ بتلاتے چلے آرہے تھے کہ تغذیہ میں حیاتین، مطلوبہ عناصر اور چند دیگر اجزاء کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن اب وہ پھر عوام کی توجہ مواد لحمی کی طرف مرکوز کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اب تک یہ بتایا جارہا تھا کہ پکانے سے غذاؤں کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ لیکن اب یہ کہا جانے لگا ہے کہ پکانے سے غذا کی طاقت نہیں گھٹتی۔ بلکہ بعض حالات میں بڑھ جاتی ہے۔ سائنسدانوں کے نظریات میں آئے دن تبدیلی میں ان لوگوں کے لئے دعوت فکر پوشیدہ ہے۔ جو سائنس دانوں کی زبان کی ہر حالت کو "آئینہ حکمت" اور "حکم قدرت" سمجھتے ہیں۔

انسانی غذا کی بنیاد ہمیشہ سے مواد لحمیہ (گوشت، مچھلی، دودھ اور انڈے وغیرہ) مواد نشاستہ (شکر اور نشاستہ) اور شحمیات پر سمجھی جاتی رہی ہے۔ بعض اقسام کے نمکیات بھی ضروری ہیں، جو روزمرہ کی غذاؤں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں، حیاتین بھی جسم انسان کے لئے ضروری ہیں یہ بھی معمولہ غذاؤں کا جزو ہوتی ہیں۔ لیکن حیاتین جزو بدن نہیں ہوتیں یعنی ان میں کسی قسم کی غذائیت نہیں ہوتی ہے۔ لیکن غذا کے جزو بدن بننے کے لئے ان کی ضرورت ہے

ابھی حال میں جرمنی میں غذا کے ماہروں کی ایک بڑی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں زیادہ تر غذا میں مواد لحمیہ کی اہمیت پر بحث کی گئی۔ سائنسدانوں نے کہا کہ دراصل مواد لحمیہ (پروٹین) نوعیت اور مقدار پر صحت طویل العمری، نشوونما اور خلیاتی استحالہ کا دارومدار ہے کچی غذاؤں اور ترکاریوں کے خواص بیان کرنے میں اب تک بہت مبالغہ سے کام لیا جاتا رہا ہے۔ لیکن ان سے منسوب کئے جانے والے معجز نما اثرات بہت کچھ محل نظر ہیں۔ غذا کے متعلق موجودہ رجحانات میں زیادہ تر جذباتی رجحانات کو دخل ہے۔ سائنس دانوں نے دعوے کیا ہے کہ ہم سالہا کے کٹھن تجربات و مشاہدات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اب تک غذا کے متعلق دنیا کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے اور قدیم زمانہ سے انسان جو غذائیں اور جس طرح استعمال کرتا چلا آرہا ہے، وہ ٹھیک ہے۔ اصل غذا کی حیثیت سے مواد لحمیہ کی مکرر دریافت دراصل انسان کی قدیم ترین روایات کی تصدیق ہے۔

مواد لحمیہ اور طبخ

قدیم روایات میں سے مواد لحمیہ کا پکانا بھی ہے۔ سائنسدان یہ دعوے کرتے تھے کہ پکانے سے مواد لحمیہ کی غذائی قیمت بڑی حدتک برباد ہوجاتی ہے۔ اس کانفرنس میں پروفیسر لینگ نے اپنے کثیر تجربات کے حوالے سے بیان کیا کہ سائنس دانوں کا نظریہ خام خیالی پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجربات کے حوالے سے بیان کیا کہ سائنسدانوں کا نظریہ خام خیالی پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجربات اس کی تصدیق نہیں کرتے کہ پکانے یا حرارت پہنچانے سے مواد لحمیہ کی غذائیت میں کمی آجاتی ہے یا کوئی اور خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔ بلکہ صورت حال اس کے برعکس ہے۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ یہ ہے کہ دودھ کو معمول کے مطابق جوش دینے سے اس کے مواد لحمیہ کی اصلاح ہوجاتی ہے اور اس کی غذائی قیمت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جوش دیا ہوا یا مسفوف دودھ غذائی اعتبار سے تازہ دودھ کے بالکل مساوی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حیاتیاتی نقطہ نظر سے پکانے کے بعد دودھ اور زیادہ مقوی ہوجاتا ہے۔ اور جسم کو طاقت پہنچانے کے اعتبار سے تازہ دودھ سے کہیں بہتر ہوتا ہے۔ پکانے سے بعض حیاتین میں جو کمی واقع ہوتی ہے وہ برائے نام ہے اور یہ کمی بھی دوسری قسم کی غذاؤں سے خود بخود پوری ہوجاتی ہے۔ عام غذاؤں کو پکانے سے حیاتین میں جو کمی ہوتی ہے اس کی مقدار اس قدر کم ہوتی ہے کہ اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ اس کے مقابلہ میں فوائد میں بیش بہا اضافہ ہوجاتا ہے انہوں نے کہا موجودہ زمانے کے اس وہم کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ پکانے سے غذا کمزور ہوجاتی ہے اور قدرتی غذا کے مقابلہ میں گھٹیا ہوتی ہے

مشہور سائنسدان پروفیسر کریمز نے بیان کیا کہ انہیں ایک صنعتی کمپنی کے تیار کئے ہوئے مٹر کے آٹے کی جانچ کی تجربہ کرنے کے بعد اسکے مواد لحمیہ کی حیاتیاتی قیمت تازہ مٹر سے زیادہ دریافت ہوئی۔

حیوانی اور نباتاتی مواد لحمیہ

ایک ڈاکٹر خاتون نے خالص نباتاتی غذا پر اپنے تجربات بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ عام طور پر اس بات کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ حیوانی پروٹین (گوشت مچھلی انڈا، دودھ) انسان کے لئے نباتاتی پروٹین (مواد لحمیہ) چند قسم کے مرکبات سے بنتے ہیں۔ اور ان کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ بعض ضروری امینو ایسڈ نباتاتی پروٹین میں بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔ سبزی خور اگر دودھ اور انڈے استعمال نہ کرتے ہوتے تو وہ کبھی کے صفحہ ہستی سے نابود ہوچکے ہوتے۔ کیونکہ جس قسم کے امینو ایسڈس کی نباتات میں کمی ہوتی ہے۔ وہ ان حیوانی پروٹین سے پوری ہوجاتی ہے۔ خاتون موصوف نے کہا کہ خالص نباتی غذا کو بھی اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ امینو ایسڈس کے باہمی تبادلہ سے اس کو ایسا بنا دیا ہے کہ وہ حیوانی پروٹین کا مقابلہ کرسکے۔ انہوں نے کہا ساگ (پتوں والی سبزیاں) دالوں سے بہتر ہوتے ہیں۔ ایک دوسری خاتون ڈاکٹر نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ نباتی اغذیہ جلد ہضم ہوتی ہیں اور ان میں جسم کا نظام استحالہ جلد اور آسانی کے ساتھ تصرف کرسکتا ہے۔ مگر سائنس دانوں کی بہت بڑی اکثریت اس خیال کی حامی تھی کہ صرف نباتی غذا کے استعمال سے مواد لحمی کا توازن زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا . . . . .

. . . .

. . . .

. . . . . . اگر کچھ عرصہ تک خالص نباتی غذا کا استعمال جاری رہے۔ تو خود اپنے جسم کا لحمی مواد پروٹین کی کمی کو پورا کرنے میں صرف ہونے لگے گا۔ اور اس کمی کا بدل مہیا نہیں ہو سکے گا۔

ڈاکٹر ہیرلڈ نے آشنہ (سمندری کائی) کے غذائی فوائد بیان کئے۔ انہوں نے کہا اس کو آسانی سے کاشت کیا جاسکتا ہے دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر سائنس دان نئی نئی غذاؤں کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ سمندر کی کائی میں بڑی غذائی خاصیت موجود ہے۔ مختلف قسم کی سمندری کائیوں پر تجربات کئے جاچکے ہیں۔ لیکن ابھی تک عوام نے آشنہ کو غذا کے طور پر استعمال کرنا شروع نہیں کیا ہے . . .

. . . .

. . . . ڈاکٹر ہیرلڈ نے کہا کہ آشنہ کا مواد لحمی مسفوف دودھ بلکہ انڈے کے مواد لحمی کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ آشنہ میں حیاتین (ب) بارہ اور حیاتین (د) بھی بڑی مقدار میں موجود ہے اور خبیث قلت الدم کو رفع کرنے میں حیاتین (ب) بارہ کی شہرت عام ہے۔

بے نمک غذا

ڈاکٹر ایٹ اؤ نے بے نمک غذا کی اہمیت پر ایک تقریر پڑھی جب سے ڈاکٹر گوسن نے پھیپھڑوں کی سرایت کے علاج میں بے نمک غذا سے کامیابی حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر بے نمک غذا پر بہت توجہ دے رہے ہیں۔ بے نمک غذا کی خصوصیات سے قدیم اطباء بھی واقف ہیں۔ آجکل بے نمک غذا کا استعمال بہت عام ہوگیا ہے۔ اور معالجین اس کی اہمیت کے جواب خیال کی جاتی ہے ؟

"امریکہ کشمیر اور نہری پانی کے مسائل حل کرنے میں مدد دیگا"

خیبر ایجنسی کے قبائلی سرداروں کو امریکی وزیر دفاع کی یقین دہانی

پشاور ۲۷ اکتوبر امریکی وزیر دفاع مسٹر نیل میکلرائے نے خیبر ایجنسی کے قبائلی لیڈروں کو یقین دلایا ہے کہ کشمیر اور نہری پانی کے مسائل پر اہل پاکستان کے جذبات کو امریکہ پوری طرح سمجھتا ہے۔ آپ نے کہا امریکہ ان مسائل کا پُرامن حل تلاش کرنے کے لئے مدد دے گا۔

مسٹر میکلرائے نے یہ بات ان قبائلی سرداروں سے خطاب کرتے ہوئے کہی جو جمرود میں ان کے استقبال کے لئے جمع ہوگئے تھے۔ قبائلی سرداروں نے مسٹر میکلرائے کو پٹھانوں کی مہمانداری کی روایات کے مطابق نو بھیڑیں بطور نذرانہ پیش کیں۔ یہاں آفریدی اور شنواری ملکوں نے مسٹر میکلرائے سے درخواست کی کہ وہ حکومت امریکہ کو مطلع کر دیں کہ بھارت سے کشمیر اور نہری پانی کے جو تنازعات چل رہے ہیں ان کا حل تلاش کرنے میں غیر معمولی تاخیر کے باعث پاکستانی قبائل کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ دنیا کی بہت بڑی طاقت ہے اور پاکستان کا اتحادی ہے۔ اس لئے اسے ان مسائل کا تسلی بخش حل دریافت کرنے میں مدد کرنی چاہئے۔

سمگلر ٹولی کے لیڈر پکڑے گئے

کراچی ۲۷ اکتوبر مارشل لاء کے حکام نے کل ایک ایسے گروہ کے دو افراد کو گرفتار کر لیا ہے جنہوں نے سمگل کئے ہوئے دوڑ چرائے مال کو حاصل کرنے اور ٹھکانے لگانے کے سلسلہ میں خوب نام پیدا کیا تھا۔ اس ٹولی کے دوسرے ارکان کی تلاش جاری ہے ان میں کئی شخص پہلے بھی سزائیں بھگت چکے ہیں۔

سارے ڈسٹرکٹ بورڈ توڑ دئیے گئے

لاہور ۲۷ اکتوبر مغربی پاکستان کے مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے لائلپور اور ڈیرہ غازیخاں کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو نظم و نسق کی بہتری کی خاطر توڑ دیا ہے۔ اور ان اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو بورڈوں کے اختیارات اور امور کی انجام دہی کے لئے مامور کیا ہے۔ ان کے علاوہ حیدر آباد ٹھٹھہ۔ میرپور خاص سانگھڑ اور خیرپور ڈویژن میں [illegible] لاڑکانہ جیکب آباد اور سکھر کے ڈسٹرکٹ لوکل بورڈوں کو بھی توڑ دیا گیا ہے۔ اور ان اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ان کے اختیارات تفویض کر دئیے ہیں۔ یہ صورت حال نئے بورڈ قائم ہونے تک رہے گی۔ اس حکم کے تحت صوبے کے تمام ڈسٹرکٹ بورڈ منسوخ ہو گئے ہیں۔

اردن سے برطانوی فوج کا انخلاء

عمان ۲۷ اکتوبر برطانوی سفارت خانہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اردن سے برطانوی فوج کا انخلاء جاری ہے پروگرام کے مطابق اردن سے اب تک جتنی فوج نکلی ہے اس سے کہیں زیادہ فوج جا چکی ہے۔ ترجمان نے بتایا ہے کہ اردن میں مقیم برطانوی فوج کا نصف حصہ گذشتہ دو روز میں رخصت ہو چکا ہے۔ اس میں ایک ہزار سپاہی۔ بارہ فوجی گاڑیاں اور پچاس ٹن دوسرا سامان شامل ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کی چھوٹی بچی کے پاؤں کا چند دنوں تک میو ہسپتال میں اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان سلسلہ اپریشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

عبد الحکیم احمدی ۴۲ میکلوڈ روڈ لاہور

دعائے مغفرت

چوہدری عطا الٰہی صاحب سلیم ابن محترم چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم آف کھاریاں کو ۲۰ اکتوبر کو اچانک فالج کا حملہ ہوا۔ آپ جوکالیاں ضلع گجرات تحصیل پھالیہ میں مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ اور جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل مولوی فاضل تھے۔ آپ پر فالج کا جب حملہ ہوا اسی وقت ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک دو آدمیوں کے ہمراہ کھاریاں پہنچا دیا۔ کھاریاں پہنچنے پر دوسرے روز ۲۱ اکتوبر کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بلندی درجات عطا فرمائے۔

محمد اشرف ناصر مربی جماعت احمدیہ

"سازش میرے خلاف کی گئی ہے"

(شیخ عبد اللہ)

نئی دہلی ۲۷ اکتوبر سابق وزیر اعظم کشمیر شیخ محمد عبد اللہ نے کل "مقدمہ سازش" کی سماعت کرنے والے سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہو کر کہا "سازش میں نے نہیں کی بلکہ میرے خلاف کی گئی ہے"۔

استغاثہ کی طرف سے مسلسل رکاوٹوں کے باوجود شیخ عبد اللہ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مجھے صرف دو روز قبل یہ پتہ چلا کہ مجھے بھی نام نہاد سازش میں شامل کر دیا گیا میرے خلاف تمام الزامات محض سیاسی مفاد حاصل کرنے کی غرض سے لگائے گئے ہیں۔

وکیل استغاثہ نے کہا ہم نے ۱۹۵۳ء سے پہلے کے عرصے کے متعلق کوئی الزام عائد نہیں کیا۔ اس پر شیخ عبد اللہ نے کہا "یہ اعتراف میرے خلاف سارے استغاثہ کو جھوٹ ثابت کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ دنیا پر حقیقت آشکار ہو جائے اور وہ مسئلہ کشمیر کے متعلق صحیح رائے قائم کر سکے۔

شیخ عبد اللہ نے کہا کسی وکیل کی خدمات حاصل کرنے کے لئے مجھے وقت درکار ہے۔ بھارت کا ماحول سخت مسموم ہو چکا ہے۔ اور میرے کئی احباب جیلوں میں ڈالے جا چکے ہیں۔ کسی وکیل کی خدمات حاصل کرنے کیلئے مجھے اپنے دوستوں کو بھارت بھیجنا ہوگا۔ اگر بھارت سے کوئی وکیل نہ مل سکا۔ تو مجھے باہر سے وکیل منگوانا ہوگا۔